خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 21-اکتوبر 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 233 | منگل 17 جمادی الثانی - 1418ھ 21 اخاء 1376ہش 21 اکتوبر 1997ء

خدا کی طرف پورے صدق و اخلاص سے آنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 387)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بات یہ ہے کہ مردوں سے مدد مانگنے کے طریق کو ہم نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ ضعیف الایمان لوگوں کا کام ہے کہ مردوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور زندوں سے دور بھاگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی میں لوگ ان کی نبوت کا انکار کرتے رہے اور جس روز انتقال کر گئے تو کہا کہ آج نبوت ختم ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی۔ بلکہ (صادقوں کی صحبت اختیار کرو) کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 339)

اخلاق کی درستی ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب انہوں نے سلسلہ کو قبول کیا اور صداقت کے نشانوں کو دیکھا ہے۔ اور پھر ایک آدھ نشان نہیں۔ سینکڑوں نشانات کو دیکھا ہے اور پھر حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے وقت ہی میں نشان نہیں دیکھے۔ بلکہ آپ کے بعد سے اب تک دیکھ رہے ہیں۔ پھر وہ وقت کب آئے گا۔ جب اپنے اخلاق کو درست کریں گے۔ اپنے اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے۔ دوسرے قدم اس کے بعد ہیں۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں بے شک ایمان کے مدارج ہیں۔ اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا ہو جاتا ہے کہ اس کو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ کیونکہ کفر میں ایمان کا ایک جزو ہوتا ہے۔ خالی کفر دنیا میں نہیں ہے۔ اگر ایسے کافر ہوتے کہ جن میں ایمان کا کوئی حصہ نہ ہوتا۔ تو دنیا پر آسمان سے یک لخت بجلی گرتی۔ اور اس کو تباہ کر دیتی۔ بدترین کافر بھی ایمان کا ایک حصہ رکھتا ہے۔ ابو جہل، نمرود، شداد، فرعون وغیرہ بڑے کافر تھے۔ مگر ان میں بھی ایمان کا ایک حصہ تھا لیکن صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلا سکتا۔ بلکہ نجات کے لئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے۔ پس جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کے لئے ایمان کی ہو ہی نہیں سکتی۔ اور ضروری ہے کہ اپنے فوائد کو قربان کریں۔ اگر اس درجہ سے انسان ایک خشخاش کے دانے کے برابر بھی ہٹ جائے۔ تو وہ ایمان کے درجے سے ہٹنے لگتا ہے۔

پس بڑی بات ابھی جانے دو۔ کم از کم اقل درجہ اپنے اندر پیدا کرو۔ اگر ذاتی فوائد کو قربان کرو گے تو دیکھو گے کہ خدا کی نصرت کیا کرے گی یہ نہ کہو کہ ہم خدا کی نصرت دیکھ رہے ہیں۔ نصرتیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک دوسروں کے طفیل۔ ایک اپنے ذریعہ۔ اب تک جو کچھ دیکھ رہے ہو یہ دوسروں کے طفیل سے ہے لیکن اگر تم کو وہ نصرتیں ملیں۔ جو تمہاری ذات کے باعث ہوں تو پھر تم قیاس کر سکتے ہو۔ کہ ان کیا شان ہو گی مگر جب تم اپنی ذات کو اس قابل بناؤ گے تو پھر ذاتی نصرت ہی نہیں ملے گی۔ بلکہ ایک اور تیسری قسم کی نصرت حاصل ہو گی۔ جب جماعت کا اکثر حصہ ایسا ہو جائے گا تو پھر اور انعام ہوں گے۔ وہ جماعت کا احسان ہو گا لیکن تیسری قسم کا فیضان جاری نہیں ہو سکتا۔ جب تک پہلے دو فیضان جاری نہ ہوں۔

اگر تم اخلاق کی درستی کرو گے اور اپنے حقوق کو دوسروں کے لئے چھوڑو گے تو دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ کے خاص فیضان کس شان سے آتے ہیں۔

(از خطبہ 24-جون 1921ء)

○○○

تقریب رخصتانہ

○ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب وقار پشاور سے تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی عزیزہ صائمہ جاوید بنت مکرم منور احمد صاحب جاوید (وفات یافتہ) واہ کینٹ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم ڈاکٹر کاشف حمید صاحب ابن مکرم حمید احمد صاحب اعوان پشاور مورخہ 6-اکتوبر 1997ء کو منعقد ہوئی۔

رخصتی کے وقت مکرم انجینئر ارشاد احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ مریم باجوہ صاحبہ بنت اسد اللہ باجوہ صاحب چک L-55/2 محمود پور ضلع اوکاڑہ کا نکاح ہمراہ مکرم وقار احمد زاہد صاحب ابن مکرم عبد الکریم زاہد صاحب حال جرمنی بعوض حق مہر چار لاکھ روپے مورخہ 97-10-17 کو بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ عزیزہ مریم باجوہ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب چک L-55/2 (اوکاڑہ) کی پوتی اور کیپٹن محمد اکبر صاحب ساہی کی نواسی ہیں۔ اور عزیز وقار احمد مکرم صوفی رحیم بخش زیروی صاحب (وفات یافتہ) کا پوتا اور کیپٹن محمد اکبر ساہی صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

○ مکرمہ زاہدہ بلوچ صاحبہ بنت مکرم غلام نبی بلوچ صاحب مینیجر بشیر آباد فارم کا نکاح ہمراہ مکرم راشد احمد صاحب ولد مکرم غلام احمد عابد صاحب مقیم ہملٹن کینیڈا کے ساتھ بعوض حق مہر 8000 کینیڈین ڈالر پر مکرم نصیر الدین انجم صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 97-8-22 کو بیت الظفر لطیف آباد۔ حیدر آباد میں پڑھا۔ مکرمہ زاہدہ بلوچ صاحبہ مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ کی بھانجی اور مکرم راشد احمد صاحب ان کے بھتیجے ہیں۔ اور ڈاکٹر احتشام الحق صاحب محمد آباد کے نواسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

سچے آدمی کا ضرور رعب ہوتا ہے چاہئے کہ بالکل صاف ہو کر عمل کیا جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

21 اخاء 1376 ھش   21 اکتوبر 1997ء

اپنا فن اوروں کو بھی سکھایئے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں مختلف فنون کے بہت سے ماہر موجود ہیں۔ اور ان کے علاوہ بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کماتے ہیں اور انہیں اچھا بھلا رزق مل جاتا ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو روزی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ کبھی مل جاتی ہے اور کبھی نہیں ملتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے ہاتھ میں ڈگریاں موجود ہیں اور عام طور پر ڈگریاں رکھنے والوں کو نوکریاں مل ہی جایا کرتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھار نہیں بھی ملتیں۔ انسان تلاش کرتا رہتا ہے اور اسے نوکری نہیں ملتی۔ اگرچہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ جیسی نوکری تلاش کی جاتی ہے ویسی نہیں ملتی۔ یہ نہیں کہ کوئی نوکری نہیں ملتی۔ کیونکہ اپنی مرضی کی نوکری تلاش کی جاتی ہے۔ اپنے معیار ہی کے مطابق نوکری تلاش کی جاتی ہے اس لئے اس میں وقت لگتا ہے۔ اور اس طرح بے روزگاری بڑھتی ہے۔ اگر ڈگریاں رکھنے والے ہر قسم کا کام کرنے کے لئے تیار ہوں تو کوئی وجہ نہیں کہ انہیں کام مل نہ جائے۔ اور پھر اس بات کی بھی کوئی وجہ نہیں کہ ان کی ڈگریوں کی پذیرائی نہ ہو۔ جس میں کوئی ٹیلنٹ ہے جسے کوئی علم حاصل ہے۔ وہ ضرور کسی نہ کسی وقت سامنے آئے گا اور اپنی قدر و قیمت لوگوں سے منوالے گا۔ لیکن ہم بات کر رہے تھے فنون کی اور ہاتھ سے کام کرنے کی۔ اور بے روزگاری کی۔ اگر وہ لوگ جو بعض فنون کے ماہر ہیں یا وہ لوگ جو اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کماتے ہیں دوسرے لوگوں کو جنہیں ابھی تک روزی پانے کے مواقع میسر نہیں آئے اپنے ساتھ لگا لیں۔ اپنا فن سکھا دیں تو خدا کے فضل سے بے روزگاری بالکل ختم ہو سکتی ہے۔ ویسے تو کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں بے روزگاری کا وہ ریلا کبھی نہیں آیا جو دوسرے لوگوں میں آتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ہماری جماعت میں کچھ ایسے لوگ نہیں ہیں جو بے روزگار ہیں یا جو اپنے آپ کو بے روزگار رکھنے پر مجبور ہیں اس لئے کہ انہیں ان کے معیار کی ملازمت نہیں ملتی۔ اگر فن کی طرف توجہ دی جائے تو تمام ماہرین فن۔ چاہے فن کوئی ہو' کسی نہ کسی شخص کو اپنے ساتھ لگا لیں اور اسے فن سکھا کر اسے اس کے قدموں پر کھڑا کر دیں اور اسے روزی کمانے کے قابل بنا دیں تو نہ صرف ان کے لئے ثواب کا باعث ہو گا بلکہ معاشرے کو بھی بہتر بنانے کی صورت ہو گی۔ بہتر سے بہتر۔

پس ہم یہ چاہیں گے اور جماعت نے کئی دفعہ یہ چاہا ہے اور اس پر عمل بھی ہوا ہے لیکن بعض باتوں کی بار بار یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے یہ بات بھی ویسی ہی ہے جیسی کہ بار بار یاددہانی کرانے والی بات۔ ہم چاہیں گے کہ جو لوگ ہماری جماعت میں کسی فن کے ماہر ہیں وہ کسی نہ کسی شخص کو اپنے ساتھ لگا لیں اسے فن سکھا دیں اور اسے اس کے پاؤں پر کھڑا ہونے کی استعداد مہیا کر دیں۔ یا جو لوگ ہاتھ سے کام کرتے ہیں وہ بھی ایسا ہی کریں تو بہت سے دوست جو بظاہر بے روزگار ہیں جنہیں بظاہر ان کے معیار کی نوکری نہیں مل رہی وہ کسی نہ کسی کام پر لگ جائیں گے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے ایک بات کی اشد ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ نوجوانوں میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے کہ جو بھی کام انہیں ملے گا وہ کر لیں گے وہ اس انتظار میں نہیں رہیں گے کہ ان کے معیار کا کام ملے۔ معیار بدلتے بھی رہتے ہیں اور معیار بڑھتے بھی رہتے ہیں آج معیار کچھ اور ہے کل معیار کچھ اور ہو گا۔ جو کچھ آج آپ کو مل رہا ہے کل اس سے زیادہ مل سکے گا۔ اگر آپ کے ہاتھ میں کوئی فن ہے اگر کوئی کام ہے جو آپ کر سکتے ہیں تو یقیناً آپ کی پذیرائی ہو گی۔

ہمیں یاد ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک مثال پیش فرمائی تھی۔ کہ آپ کراچی گئے اور وہاں ایک ایسے نوجوان سے ملاقات ہوئی جو تھا تو گریجوایٹ لیکن جب اسے ملازمت نہیں مل رہی تھی وہ کسی کمپنی میں مزدوروں میں بھرتی ہو گیا۔ اور چند ہی روز بعد جب وہ مزدوروں کی قطار میں کام کے لئے جا رہا تھا تو اس کے افسر نے دیکھا اس نے محسوس کیا کہ یہ شخص دوسرے مزدوروں سے کچھ مختلف ہے۔ چنانچہ اسے دفتر میں بلایا۔ اس سے تمام حالات پوچھے اور یہ معلوم کر کے کہ وہ گریجوایٹ ہے فوراً اسے مزدوروں کی قطار سے نکال لیا اور ایک اچھی ملازمت اسے دے دی۔ یہ بیان فرما کر حضرت صاحب ہماری توجہ اس بات کی طرف مبذول فرمایا کرتے تھے کہ کام جیسا بھی ہو کر لینا چاہئے۔ چھوٹا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ کل کو آپ کو بڑا کام بھی مل سکتا ہے۔ اور خاص طور پر اگر آپ میں اہلیت موجود ہے آپ میں استعداد موجود ہے' آپ میں قابلیت موجود ہے تو آپ کی یقیناً پذیرائی ہو گی۔ کچھ عرصہ کے لئے چھوٹا کام کر لینے سے کوئی حرج نہیں ہوتا۔

پس ہم چاہیں گے کہ پہلے تو یہ فضا پیدا کرنی چاہئے اور اسی فضا کے پیدا کرنے کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے وقار عمل شروع کروایا تھا۔ وقار عمل میں آپ دیکھتے ہیں کہ اچھے اچھے لکھے پڑھے نوجوان گلیاں صاف کرتے پھر رہے ہیں کہیں گڑھے ہیں تو انہیں بھر رہے ہیں۔ کوئی غریب عورت ہے تو اس کا کام کر رہے ہیں۔ بوری اپنے سر پر یا پیٹھ پر اٹھا کر لئے جا رہے ہیں۔ یہ ساری باتیں حضرت صاحب نے اس لئے ہم سے فرمائیں کہ ہمیں اس بات کا احساس پیدا ہو کہ کوئی کام چھوٹا نہیں ہوتا۔ اگر کسی کام کو چھوٹا سمجھ کر بھی کیا جائے تو اس بات کا یقین رکھنا چاہئے کہ اس سے ہماری عزت بڑھتی ہے عزت کم نہیں ہوتی۔

پس اگر نوجوانوں میں یہ جذبہ روز بروز بڑھتا چلا جائے تو یقیناً ہمارے ہاں کوئی شخص ایسا نہیں ہو گا جسے کسی وقت بھی روزگار حاصل کرنے کی مشکل پیش آ رہی ہو کیونکہ جو بھی کام اسے ملے گا وہ کر لے گا اور آہستہ آہستہ جب دیکھے گا کہ دوسرے لوگوں نے اسی طرح چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہوئے اپنے آپ کو منوالیا اور بڑی اچھی جگہوں پر لگ گئے اس کے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہو گا کہ وہ بھی ایسا کرے۔

پس آج ہم ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا چاہیں گے کہ جماعت کے افراد جن کے ہاتھ میں کوئی فن ہے وہ دوسروں کو فن سکھائیں۔ جو اپنے ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کو ہاتھ سے کام کرنا سکھائیں۔ مثلاً درزی ہی کا کام لے لیجئے۔ درزی آج کل خدا کے فضل سے اچھا خاصا کماتے ہیں۔ اچھا خاصا ہم نے اس لئے کہا ہے کہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ پہلے وہ کیا لیتے تھے اور اب کیا لیتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ جب قمیض کی سلائی صرف دو آنے یا چار آنے ہوتی تھی اور آج خدا کے فضل سے شائد قمیض کی سلائی پچاس روپے تک جا پہنچی ہے۔ پس اچھا خاصا کما لیتے ہیں۔ یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے۔ اور یہ کہنا کچھ غلط بھی نہیں ہے۔ آپ اگر اپنے دل میں یہ جذبہ پیدا کر لیں کہ روزگار حاصل کرنی ہے چاہے کہیں سے ہو اور کسی طرح ہو کوئی کام جسے چھوٹا بھی سمجھا جاتا ہے وہ بھی آپ کر لینے کے لئے تیار ہوں تو آپ یقین جانئے آپ کا ہر دن پہلے دن سے زیادہ بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ کمائیں گے اور خوب کمائیں گے اور آپ کی کمائی میں خدا تعالیٰ اتنی برکت دے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ بلکہ آپ اپنے آپ کو مثال کے طور پر پیش کیا کریں گے کہ میں نے فلاں چھوٹا سا کام شروع کیا تھا۔ آج اللہ کے فضل سے میری آمد اتنی ہے۔ یعنی خاصی زیادہ۔ اور آپ نے دیکھا ہے کئی ایسی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں بلکہ اکثر لوگ جو اس وقت بڑے امیر کہلاتے ہیں ان سے پوچھا جائے تو وہ یہی کہیں گے کہ ہم نے چھوٹا سا کام شروع کیا تھا کرتے کرتے اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اتنی برکت ڈالی کہ آج ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی خاصی آمد ہو رہی ہے۔

پس اگرچہ یہ بات جماعت میں کئی دفعہ کہی گئی ہے اور اس پر عمل بھی ہو تا رہا ہے اور ہو رہا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آج اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ لیکن ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ جتنا عمل ہو رہا ہے اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے اور حقیقتاً اس سے زیادہ ہونا چاہئے۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کو کسی نہ کسی کام پر لگ جانا چاہئے۔ اسے کوئی وقت بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے اس انتظار میں کہ اسے بہتر کام ملے گا تو وہ کرے گا۔ آپ کوئی فن سیکھیں۔ آپ کوئی ہاتھ سے کام کرنے والا کام سیکھیں۔ جو کچھ بھی ہو سکتا ہے کریں اور آپ دیکھیں گے کہ آپ کو معاشرہ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے گا اور چونکہ آپ خود کھاتے پیتے ہوں گے اس لئے اپنے آپ کو اس پوزیشن میں لے آئیں گے کہ آپ دوسروں کی مدد کریں۔ کہاں آپ کو مدد کی ضرورت تھی اور کہاں کام کرتے کرتے آپ اس درجہ پر پہنچ گئے ہیں کہ دوسروں کی مدد کریں۔

پس ایسا ضرور کیجئے۔ ہر وہ شخص جس کے ہاتھ میں کوئی فن ہے وہ اپنے محلے اپنے شہر اپنے صوبے کے بعض نوجوانوں کو وہ فن سکھائے۔ ہر وہ شخص جو ہاتھ سے کوئی کام کر رہا ہے وہ نوجوانوں کو اس بات کی دعوت دے کہ اگر ان کے پاس کوئی کام نہیں وہ اس کے پاس آئیں کام سیکھیں اور اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کمائیں۔ ہمارے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے۔ ضروری تو سب کے لئے ہے ملک کے تمام باشندوں کے لئے ضروری ہے۔ لیکن ہمارے لئے یہ بات اس لئے ضروری ہے کہ ہمیں اپنے کردار کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ ہمیں اپنا معاشرہ دنیا کے سامنے رکھ کر بتانا ہے کہ اس قسم کا معاشرہ دنیا میں بنے گا تو دنیا جنت نظیر ہو گی۔

پس آیئے ہم اس بات کی طرف توجہ دیں۔

مَیں اپنی پریشاں حالی میں کچھ سُن نہ سکا کچھ کہہ نہ سکا
اوروں کے درد کو کیا کرتا میں اپنی چوٹ بھی سہہ نہ سکا
لہروں سے نہ میری بن پائی' ہر لہر سے اک طوفان اٹھا
مَیں اُلٹے دھارے کیا بہتا میں سیدھے دھارے بہہ نہ سکا
کچھ جان سکو تو بتلاؤ یہ کیفیّت کیا ہوتی ہے
مَیں شہروں سے بھی ڈرتا ہوں مَیں صحرا میں بھی رہ نہ سکا

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت حمزہؓ بن عبد المطلب

حضرت حمزہؓ خاندان قریش کے معزز اور صاحب وجاہت نوجوان تھے۔ سردار قریش عبدالمطلب کے صاحبزادے اور رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے۔ آپ کی والدہ ہالہ بنت اھیب بنو زہرہ قبیلہ سے تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کی چچا زاد بہن تھیں۔ حضرت حمزہؓ رسول کریم ﷺ کے رضاعی بھائی بھی تھے ثویبہ لونڈی نے آپ دونوں کو دودھ پلایا تھا۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد نمبر2 ص 37 دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت حمزہؓ رسول اللہ ﷺ سے دو یا چار سال قبل پیدا ہوئے اور آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کے بعد ابتدائی پانچ سالوں میں دار ارقم کے زمانہ میں اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی۔

(طبقات الکبریٰ از علامہ ابن سعد جلد نمبر3 ص 9 دار احیاء التراث بیروت)

آپ کے قبول اسلام کا واقعہ بھی بہت دلچسپ ہے۔ یہ ابتدائی مکی دور کی بات ہے (۔) وہ زمانہ مسلمانوں کے لئے سخت ابتلاؤں اور مصائب کا زمانہ تھا جس میں نبی کریم ﷺ کی ذات بھی ان کے مظالم سے محفوظ نہ تھی۔ ایک روز تو بدبخت ابوجہل نے حد ہی کر دی۔ کوہ صفا کے نزدیک آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر سخت مشتعل ہوا اور ایذاء دہی پر اتر آیا اور آپ کو (— — —) طعنے دیتا رہا۔ رسول کریم ﷺ نے یہ سب کچھ خاموشی اور صبر سے برداشت کیا اور اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اتفاق سے عبداللہؓ بن جدعان کی لونڈی یہ سارا واقعہ دیکھ رہی تھی۔ ابوجہل تو سیدھا خانہ کعبہ چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت حمزہؓ تیر کمان اٹھائے شکار سے واپس لوٹے۔ آپ بڑے ماہر تیر انداز اور شکار کے بہت شوقین تھے' بالعموم آپ شکار سے واپس آکر پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرتے پھر کچھ دیر سرداران قریش کی مجلس میں بیٹھتے اور گھر واپس آتے اس روز بھی کوہ صفا کے پاس پہنچے ہی تھے کہ عبداللہؓ بن جدعان کی لونڈی نے رسول کریم ﷺ کی مظلومیت کا یہ واقعہ بڑے درد سے سنایا اور کہا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کے بھتیجے محمد ﷺ کے ساتھ ابوالحکم بن ہشام نے جو ظالمانہ سلوک کیا کاش آپ اسے دیکھتے تو آپ کو ان پر کچھ ترس آتا۔ اس نے حضور ﷺ کو یہاں بیٹھے دیکھا تو آپ کو جسمانی اذیت پہنچائی اور (حضرت) محمد ﷺ نے جواب میں کچھ بھی تو نہ کہا۔ یہ سن کر حضرت حمزہؓ کا خون کھولنے لگا وہ اسی وقت سیدھے خانہ کعبہ پہنچے اور طیش میں آکر اپنی کمان ابوجہل کے سر پر دے ماری اور اسے کہنے لگے کہ سن لو آج سے میں بھی اس کے دین پر ہوں اور آپؐ کا مسلک میرا مسلک ہے اگر ہمت ہے تو مجھے اس دین سے لوٹا کر دکھاؤ۔ ابوجہل اس حملے سے کچھ زخمی بھی ہو گیا تھا' بنو مخزوم کے بعض لوگ اس کی مدد کے لئے اٹھے لیکن ابوجہل نے انہیں روک دیا کہ مبادا اس سے کوئی بڑا فتنہ پیدا ہو۔

حضرت حمزہؓ کے قبول اسلام کے بعد قریش نے سمجھ لیا کہ اب مسلمان مضبوط ہو گئے ہیں اور وہ ایک حد تک مسلمانوں کی ایذاء رسانی سے رک گئے۔

(سیرت ابن ہشام جلد نمبر2 ص 48 دار المعرفہ بیروت)

حضرت حمزہؓ نے دیگر مسلمانوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور پہلے کلثومؓ بن ہدم کے مکان پر اور پھر سعدؓ بن خیثمہ کے ہاں قیام کیا۔ مکہ میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ کو حمزہؓ کا اسلامی بھائی بنایا تھا۔ مدینہ میں بھی یہ رشتہ اخوت قائم رہا اور غزوہ احد پر جاتے ہوئے حضرت حمزہؓ نے حضرت زیدؓ کے حق میں وصیت فرمائی۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد نمبر3 ص 9 دار احیاء التراث بیروت)

مدینہ میں قریش کی نقل و حرکت اور ریشہ دوانیوں سے باخبر رہنے کے لئے نبی کریم ﷺ کو مہمات کی ضرورت پیش آئی جن میں حضرت حمزہؓ کو غیر معمولی خدمت کی توفیق ملتی رہی چنانچہ اسلام کی پہلی مہم آپ کی سرکردگی میں ساحل سمندر کی طرف بھجوائی گئی تھی' جس کا مقصد ابوجہل کی سرکردگی میں شام سے آنے والے قریش کے قافلے کی نقل و حرکت کا جائزہ لینا تھا جو 300 سواروں پر مشتمل تھا۔ اس مہم میں 30 صحابہؓ حضرت حمزہؓ کی کمان میں تھے۔ اسی طرح اسلام کا پہلا جھنڈا بھی حضرت حمزہؓ کو ہی عطا کیا گیا۔ غزوہ بنو قینقاع میں بھی اسلام کے علمبردار حضرت حمزہؓ ہی تھے۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد نمبر3 ص 10'9 دار احیاء التراث بیروت)

دیگر مسلمانوں کی طرح ہجرت مدینہ کے بعد حضرت حمزہؓ کے مالی حالات بھی دگرگوں تھے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ ایک روز انہی ایام میں حضرت حمزہؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ کوئی خدمت میرے سپرد فرما دیجئے تاکہ ذریعہ معاش کی کوئی صورت بھی پیدا ہو۔ نبی کریم ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ آپ کے اقرباء اس تنگی کے زمانہ میں مسلمانوں پر بوجھ ہوں۔ آپ نے حضرت حمزہؓ سے فرمایا کہ آپ کو اپنی عزت نفس کو قائم اور زندہ رکھنا زیادہ پسند ہے یا اسے مار دینا۔ حضرت حمزہؓ نے عرض کیا میں تو اسے زندہ رکھنا ہی پسند کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر اپنی عزت نفس کی حفاظت کرو گویا محنت وغیرہ کے ذریعہ سے کام لو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر2 ص 175)

نبی کریم ﷺ نے اس دور میں آپ کو دعاؤں پر زور دینے کی بھی تحریک فرمائی اور بعض خاص دعائیں سکھائیں۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس دعا کو لازم پکڑو۔ (ترجمہ) یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے اسم اعظم (سب سے بڑے نام) کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیری سب سے بڑی رضامندی چاہتا ہوں۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد نمبر2 ص 37 دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو دعاؤں پر کتنا ایمان اور یقین تھا اور کیوں نہ ہوتا جبکہ ان دعاؤں ہی کی برکت سے بظاہر اس تہی دست اور تہی دامن مہاجر کو اللہ تعالیٰ نے گھر بار اور ضرورت کا سب کچھ عطا فرمایا چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت حمزہؓ نے بنی نجار کی ایک انصاری خاتون خولہ بنت قیس کے ساتھ شادی کی نبی کریم ﷺ ان کے گھر میں حضرت حمزہؓ سے ملاقات کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے حضرت خولہؓ بعد میں نبی کریم ﷺ کی اس دور کی محبت بھری باتیں سنایا کرتی تھیں۔ فرماتی تھیں ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے میں نے عرض کیا اے خدا کے رسول مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کو حوض کوثر عطا کیا جائے گا جو بہت وسعت رکھتا ہو گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں یہ سچ ہے۔ یہ بھی سن لو کہ مجھے عام لوگوں سے کہیں زیادہ تمہاری قوم انصار کا اس حوض سے سیراب ہونا پسند ہے۔ خولہ کہتی تھیں میں نے حضورؐ کی تواضع کرتے ہوئے اپنا وہ برتن جس میں کھانا یا شائد کچھ میٹھا تیار کیا گیا تھا حضور ﷺ کی خدمت میں گرم گرم پیش کر دیا۔ حضور ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ ڈالا تو گرم کھانے سے آپ کا ہاتھ جل گیا (۔) اس پر آپ نے فرمایا خوب! پھر فرمانے لگے کہ انسان کا بھی عجیب حال ہے اگر اسے ٹھنڈک پہنچے تو بھی کہتا ہے خوب ہے اور اگر گرمی پہنچے تو بھی یہی اظہار کرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر2 ص 410 دار الفکر العربی بیروت)

اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کے صبر و رضا کی ایک خاص کیفیت ظاہر ہوتی ہے جو بالعموم عام لوگوں میں پائی نہیں جاتی۔ حضرت حمزہؓ بڑے قد آور وجیہہ اور بہادر نوجوان تھے اور انہی صفات سے آپ اپنے ماحول میں پہچانے جاتے تھے۔

حضرت حمزہؓ کی شجاعت اور بہادری کے جوہر اسلامی غزوات میں خوب کھل کر سامنے آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اس میں کفار کی تعداد مسلمانوں سے بہت زیادہ تھی۔ رات بھر رسول خدا ﷺ خدا کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور تضرعات میں مصروف رہے جب کفار کا لشکر ہمارے قریب ہوا اور ہم ان کے سامنے صف آراستہ ہوئے تو ناگاہ ایک شخص پر نظر پڑی جو سرخ اونٹ پر سوار تھا اور لوگوں کے درمیان میں اس کی سواری چل رہی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے علیؓ! حمزہ کو بلاؤ جو کفار کے قریب کھڑے ہیں اور ان سے پوچھو یہ سرخ اونٹ والا ان سے کیا کہہ رہا ہے پھر حضور ﷺ نے فرمایا اگر ان لوگوں میں کوئی شخص انہیں خیر بھلائی کی نصیحت کر سکتا ہے تو وہ اس سرخ اونٹ والا شخص ہے۔ اتنی دیر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ وہ سرخ اونٹ والا شخص عتبہ بن ربیعہ تھا جو کفار کو لڑائی سے منع کر رہا تھا۔ جس کے جواب میں ابوجہل نے اسے کہا کہ تم تو بزدل ہو اور لڑائی سے ڈرتے ہو۔ تب عتبہ نے جوش میں آکر کہا کہ آج دیکھتے ہیں بزدل کون ہے پھر عتبہ نے مسلمانوں کو دعوت مبارزت دیتے ہوئے کہا کہ کوئی ہے جو دست بدست جنگ میں میرا مقابلہ کرے۔ اس جگہ انصار مدینہ کی وفا کا بھی امتحان تھا اور انہوں نے جو عہد اپنے پیارے آقا سے باندھا تھا آج اس کی خوب لاج رکھی اور سب سے پہلے انصار عتبہ کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر1 ص 117 دار الفکر العربی بیروت)

عتبہ کے ساتھ اس کا بھائی شیبہ اور بیٹا ولید بھی تھا جب انصار ان کے مقابلے میں آئے تو عتبہ نے پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے بتایا ہم انصار مدینہ ہیں۔ عتبہ کہنے لگا ہمیں تم سے کچھ غرض نہیں۔ ہم تو اپنے قبیلے کے لوگوں سے لڑنے کے لئے آئے ہیں۔ اس موقع پر ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قائدانہ بصیرت۔ کمال دانش مندی اور عالی حوصلگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اپنے عزیز و اقارب کو مقابلہ پر آنے کے لئے حکم فرمایا تو سب سے پہلے حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ کا نام لیا۔ آپؐ نے فرمایا اے حمزہؓ کھڑے ہو جاؤ اور اے علی! اٹھو اے عبیدہ! آپ مقابلے کے لئے نکلو۔ حضرت حمزہؓ عتبہ کے مقابلے میں آگے بڑھے اور اسے وہیں ڈھیر کر دیا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی المبارزہ)

حضرت ابو ذرؓ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ حضرت حمزہؓ اور ان کے ساتھیوں نے جس شان کے ساتھ اس دعوت مبارزت کا جواب دیا تھا اس کی طرف اشارہ کلام الٰہی میں بھی ہے کہ یہ دو قسم کے مدمقابل ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات کے بارہ میں برسرپیکار تھے۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل ابوجہل)

حضرت حمزہؓ کی بہادری کا یہ عالم تھا کہ غزوہ بدر میں آپ نے شترمرغ کا ایک پر کلغی کی طرح اپنی پگڑی میں سجا رکھا تھا جس کی وجہ سے ہر جگہ نمایاں نظر آتے تھے۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد 32 ص 10)

جیسا کہ سر ولیم میور نے بھی اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں اس کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔
الغرض حضرت حمزہؓ نے اس روز بہادری کے

ایک اچھی بات

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی دانہ کھیت میں ڈالا جائے۔ اور وہ دانہ سات بالیں نکالے اور ہر بال میں سو دانہ ہو۔ گویا ایک دانہ سے سات سو گنا پیدا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوب جوہر دکھائے' یہ بہادر سورما جدھر کا رخ کرتا تھا ادھر موت بکھیرتا جاتا' بدر میں قید ہونے والے مشرک قیدیوں نے بھی گواہی دی کہ ہمارے لشکر کا سب سے زیادہ نقصان اس شتر مرغ کی کلغی والے شخص نے کیا ہے یعنی حضرت حمزہؓ نے۔

(اسد الغابہ فی المعرفہ الصحابہ تذکرہ حضرت حمزہؓ)

غزوہ احد میں بھی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شجاعت کے کمالات دکھائے۔ آپ کی یہ بہادری قریش مکہ کی آنکھوں میں سخت کھٹکتی تھی۔ یوں بھی غزوہ بدر میں حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں قریش کا سردار طعیمہ بن عدی مارا گیا تھا اس کے عزیزوں نے اپنے غلام وحشی سے یہ وعدہ کیا کہ اگر تم ہمارے چچا کے بدلے حمزہ کو قتل کر دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔ غزوہ احد میں سب سے پہلے مشرکین قریش کے نمائندے سباع بن عبد العزیٰ نے دست بدست جنگ کی دعوت دی تو سب سے پہلے خدا کا شیر حمزہؓ ہی اس کے مقابلے کے لئے آگے بڑھا اور اسے مخاطب کر کے کہا اے سباع! کیا تو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہو کر آیا ہے اور پھر پوری قوت سے اس پر حملہ آور ہو کر اس کا کام تمام کر دیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہؓ)

الغرض احد میں لوگ تو ایک ایک تلوار لے کر لڑ رہے تھے مگر حضرت حمزہؓ کے ہاتھ میں دو تلواریں تھیں اور وہ آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر آپ کا دفاع کر رہے تھے اور یہ نعرہ بلند کرتے تھے کہ میں خدا کا شیر ہوں' کبھی آپ دائیں اور بائیں حملہ آور ہوتے تو کبھی آگے اور پیچھے۔ اس حال میں آپ نے تیس کفار کو ہلاک کیا۔ اچانک ایک موقعہ پر آپ کو ٹھوکر لگی اور آپ پشت کے بل گر گئے۔ وحشی آپ کی تاک میں تھا اسی وقت وہ آپ پر حملہ آور ہوا۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد نمبر3 ص 12 دار احیاء التراث العربی بیروت واصابہ فی تمیز الصحابہ جلد نمبر2 ص 37 دار الکتب العلمیہ بیروت)

وحشی کا اپنا بیان ہے کہ میں ایک چٹان کے پیچھے چھپ کر حمزہؓ پر حملہ کرنے کی تاک میں تھا جونہی وہ میرے قریب ہوئے میں نے تاک کر انہیں نیزہ مارا جو ان کی ناف میں سے گزرتا ہوا ان کی پشت سے نکل گیا۔

(بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہؓ)

عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہندؓ نے اپنے باپ کا انتقام لینے کے لئے (جو بدر میں حضرت حمزہؓ کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا تھا) یہ نذر مان رکھی تھی کہ مجھے موقع ملا تو میں حمزہ کا کلیجہ چباؤں گی۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد اس نے واقعی ایسا کیا اور حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبا کر پھینک دیا۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد نمبر3 ص 12 دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت عبد اللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے بعد ابو سفیان نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر باآواز بلند یہ اعلان کیا کہ آج بدر کے دن کا بدلہ ہم نے لے لیا ہے اور تم کچھ نعشوں کا مثلہ کیا ہوا دیکھو گے اگرچہ میں نے اس کا حکم نہیں دیا تھا لیکن یہ بات مجھے کوئی ایسی بری بھی نہیں لگی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر1 ص 463)

چنانچہ جب حضرت حمزہؓ کو دیکھا گیا تو ان کا کلیجہ نکال کر چبایا گیا تھا۔ نبی کریم ﷺ اس حال میں جب حضرت حمزہؓ کی نعش پر آ کر کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے۔ اے حمزہ! تیری اس مصیبت جیسی کوئی مصیبت مجھے کبھی نہیں پہنچے گی۔ میں نے اس سے زیادہ تکلیف دہ منظر آج تک نہیں دیکھا پھر آپ نے فرمایا جبرائیل نے آ کر مجھے خبر دی ہے حمزہ بن عبد المطلب کو سات آسمانوں میں "اللہ اور اس کے رسول کا شیر" لکھا گیا ہے۔

(السیرت النبویہ ابن ہشام جلد نمبر3 ص 171)

آپ نے حضرت حمزہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اللہ کی رحمتیں تجھ پر ہوں جہاں تک میرا علم ہے آپ بہت ہی صلہ رحمی کرنے والے اور نیکیاں بجا لانے والے تھے۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد نمبر3 ص 13)

یہ بھی فرمایا۔

کہ میں نے فرشتوں کو حمزہؓ کو غسل دیتے دیکھا ہے

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد نمبر3 ص 16)

حضرت علیؓ اور زبیرؓ متذبذب تھے کہ حمزہؓ کی بہن صفیہؓ کو اس اندوہناک صدمے کی اطلاع کیسے کی جائے' تب رسول کریم ﷺ نے حضرت صفیہؓ کے صبر کے لئے دعا کی چنانچہ انہوں نے کمال صبر کا مظاہرہ کیا۔

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد نمبر3 ص 14 دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن جنگ کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک عورت بڑی تیزی سے شہداء کی نعشیں دیکھنے کے لئے جا رہی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ وہ عورت یہ وحشت ناک منظر دیکھے اور ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو روکو۔ زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا کہ وہ میری والدہ صفیہؓ تھیں میں دوڑتے ہوئے ان کے شہداء تک پہنچنے سے پہلے ان تک پہنچ گیا وہ ایک صحت مند اور بہادر خاتون تھیں مجھے دیکھتے ہی دھکا دے کر پیچھے ہٹا دیا اور کہنے لگیں پیچھے ہٹو میں تمہاری کوئی بات نہیں مانوں گی۔ میں نے عرض کیا کہ خدا کے رسول ﷺ نے آپ کو روکنے کے لئے فرمایا ہے۔ زبیرؓ کہتے ہیں تب وہ وہیں رک گئیں اور دو چادریں جو اپنے ساتھ لائی تھیں وہ نکال کر مجھے دیں اور کہنے لگیں یہ دو کپڑے میں اپنے بھائی حمزہؓ کے کفن کے لئے لائی ہوں اس میں اسے کفن دینا چنانچہ ہم ان چادروں میں حمزہؓ کو کفن دینے لگے۔ تو اچانک ہماری نظر حمزہؓ کے پہلو میں پڑے ہوئے اپنے ایک مسلمان انصاری بھائی پر پڑی جو احد میں شہید ہوا تھا اور اس کی نعش کا بھی مثلہ کیا ہوا تھا۔ ہمیں اس بات سے بہت حیاء آئی کہ ہم حمزہؓ کو تو دو چادروں کا کفن دیں اور انصاری کو بے کفن ہی دفن کر دیں چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا ایک چادر سے حمزہؓ کو اور ایک چادر سے انصاری کو کفن دیتے ہیں۔ اب مشکل یہ آن پڑی کہ ایک چادر بڑی تھی اور ایک چھوٹی تھی چنانچہ ہم نے قرعہ ڈالا اور جس کے قرعہ میں جو چادر نکلی اس میں اس کو کفن دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر1 ص 117)

کفن کے بعد نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے حضرت حمزہؓ کے لئے دعائے مغفرت کی۔

(طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد نمبر3 ص 11)

حضرت حمزہ کے ساتھ ایک انصاری کا جنازہ رکھا گیا تھا پھر ان کو اٹھا کر ایک اور میت کو ان کے پہلو میں رکھا گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہے پھر ان کو اٹھا کر ایک اور میت کو حمزہؓ کے پہلو میں رکھا گیا اور نبی کریمؐ ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہے۔ اس طرح اس روز ستر مرتبہ رسول کریمؐ نے دعائے مغفرت کی۔ اور حضرت حمزہؓ کی میت ہر دفعہ حضورؐ کے سامنے رہی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد نمبر1 ص 3'4)

رسول اللہ ﷺ کے چچا اور مسلمانوں کے اس بہادر سردار حضرت حمزہؓ کی تدفین جس بے کسی اور کسمپرسی کے عالم میں ہوئی۔ صحابہؓ بڑے دکھ کے ساتھ اس کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جس چادر میں حمزہؓ کو کفن دیا گیا تھا وہ اتنی چھوٹی تھی کہ سر کو ڈھانکتے تھے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے جب پاؤں پر ڈالتے تھے تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔ حضرت خبابؓ بعد میں فراخی کے دور میں وہ تنگی کا زمانہ یاد کر کے کہا کرتے تھے کہ حضرت حمزہؓ کا کفن ایک چادر تھی وہ بھی پوری نہ ہوتی تھی چنانچہ سر کو ڈھانک کر پاؤں پر گھاس ڈالی گئی تھی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد2 ص 396)

حضرت عبد الرحمانؓ بن عوف کا بھی یہی حال تھا' ایک دفعہ روزہ سے تھے' افطاری کے وقت پر تکلف کھانا پیش کیا گیا جسے دیکھ کر انہیں عسرت کا زمانہ یاد آ گیا اور کہنے لگے حمزہؓ ہم سے بہتر تھے مگر انہیں کفن کی چادر بھی میسر نہ آ سکتی تھی' اب یہ آسائشیں دیکھ کر اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ہمارے اجر ہمیں اسی دنیا میں تو نہیں دے دیئے گئے۔ یہ کہہ کر رونے لگے اور کھانا ترک کر دیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذالم یوجد الاثوب)

حضرت حمزہؓ کی جدائی مسلمانوں کے لئے یقیناً ایک بہت بڑا صدمہ تھا لیکن غزوہ احد میں تو ستر انصاری اور چار مہاجر شہید ہوئے تھے۔

(طبقات الکبری بن سعد جلد 3 ص 17 دار الاحیاء التراث العربی بیروت لبنان)

اور یوں انصار مدینہ کے گھروں میں صفِ ماتم بچھی ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر کمال حکمت عملی سے انصار مدینہ کو ان کے اپنے صدمے بھلا کر ان کے رخ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے عظیم قومی صدمے کی طرف موڑ دیئے۔ اور پھر اپنے صبر کا نمونہ دکھاتے ہوئے انہیں نہایت خوب صورت انداز میں صبر کی تلقین بھی فرما دی۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب احد سے واپس لوٹے تو آپؐ نے سنا کہ انصار کی عورتیں اپنے خاوندوں پر روتی اور بین کرتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا بات ہے؟ حمزہؓ کو کوئی رونے والا نہیں۔ انصار کی عورتوں کو پتہ چلا تو وہ حضرت حمزہؓ کی شہادت پر بین کرنے کے لئے اکٹھی ہو گئیں۔ تب نبی کریم ﷺ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے کا ماتم اور بین نہ کریں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد2 ص 84)

اس طرح آنحضرت ﷺ نے نہایت پر حکمت طریق سے انصار کی عورتوں کے جذبات کا بھی خیال رکھا۔ اور انہیں اپنے خاوندوں اور بھائیوں کی جدائی پر ماتم سے روکنے کی بجائے حضرت حمزہؓ کے عظیم اور قومی صدمہ کی طرف توجہ دلائی جس کا سب سے بڑھ کر غم آپؐ کو تھا اور پھر حمزہؓ پر ماتم اور بین کرنے سے روک کر اور اپنے صبر کا نمونہ دکھا کر انہیں صبر کی موثر تلقین فرمائی۔

مگر جہاں تک حضرت حمزہؓ کی جدائی کے غم کا تعلق ہے وہ آنحضرت ﷺ کو آخر دم تک رہا۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ کا قاتل وحشی جب طائف کے سفارتی وفد میں شامل ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا تو حضور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا نام بھی وحشی ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے حضرت حمزہؓ کو قتل کیا تھا۔ وحشی نے عرض کیا کہ یہ بات بھی درست ہے۔ اس پر حضرت رسول اللہ ﷺ نے صرف اتنا فرمایا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آیا کرو (کہ تمہیں دیکھ کر مجھے اپنے محبوب چچا کی یاد آئے گی)

(بخاری کتاب المغازی باب قتل حمزہؓ)

بوقت شہادت حضرت حمزہؓ کی عمر 59 سال تھی

(طبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 ص 10)

رسول اللہ ﷺ نے خدا اور اس کے رسولؐ کے شیر کا خطاب دیا۔ اور بلاشبہ وہ اس لائق تھے جیسا کہ کعبؓ بن مالک نے ان کی شہادت پر اپنے مرثیہ میں کہا تھا۔

میری آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور حمزہؓ کی موت پر انہیں رونے کا بجا طور پر حق بھی ہے مگر خدا کے شیر کی موت پر رونے دھونے اور چیخ و پکار سے کیا حاصل ہو سکتا ہے وہ خدا کا شیر حمزہؓ کہ جس صبح وہ شہید ہوا دنیا کہہ اٹھی' کہ شہید تو یہ جواں مرد ہوا ہے۔ مگر ہمارے دل کی آواز تو یہ ہے

شہیدِ حق کی نعش پہ نہ سر جھکا کے رویئے
وہ آنسوؤں کو کیا کرے لہو سے منہ جو دھو چکا

اے شہید حق و صداقت آپ پر سلام' ہزاروں سلام!

اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے لیکن اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار 12- جنوری 1889ء میں مندرج ہیں اور اپنی بے باکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلے سے خارج شمار کیا جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور اقبال سیفی- ایم فل

اساتذہ اور طلباء

تعلیم کے معیار کو ابھارنے میں پڑھانے کے طریق کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اگر یہ طریق بدلتے ہوئے وقت کے ساتھ معیاری نہیں تو تعلیمی معیار میں گراوٹ یقینی ہے۔

پاکستان میں تعلیم کا معیار گرنے کے کئی اسباب ہیں۔ میں ان میں سے صرف ایک وجہ کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ میرے نزدیک اساتذہ اور انکے پڑھانے کا طریق اس گراوٹ کی ایک وجہ ہے۔ طالب علم ایک تعلیمی ادارے میں تعلیم کے حصول کے لئے آتے ہیں۔ دینے والے تو بہرحال استاد ہیں۔ اس طرح پہلی ذمہ داری استاد پر آتی ہے۔ اساتذہ کو اپنے روائتی انداز سے ہٹ کر آج کل کے دور کے بدلتے ہوئے طریقوں کو اس مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔ یونیورسٹی کی سطح پر آج کل نئے طریق رائج ہیں۔ جن میں خاص طور پر اوور ہیڈ پروجیکٹر کا استعمال' سلا-لئڈز کی مدد سے لیکچر قابل ذکر ہیں۔ یہ خوبصورت اور رنگ دار طریق طالب علموں میں دلچسپی پیدا کرتے ہیں۔ اور حقیقت میں دلچسپی پیدا کرنا ہی تو اصل مقصد ہے۔ بہت سے نہ سمجھ آنے والے مضامین بھی اس دلچسپ طریق سے سمجھ آنے لگتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سہولت ابھی بہت کم کالجز میں ہے۔ چند ایک بڑے اداروں میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ لیکن ان بدلتے ہوئے حالات میں اب معلوم ہوتا ہے کہ ابھی رجحان ان چیزوں کی طرف نہیں ہے اور کالج کی سطح پر یہ دلچسپی کے ذرائع موجود نہیں ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں میرے خیال میں ان چیزوں کا حصول اشد ضروری ہے۔ اساتذہ تعلیم تو بہرحال دے رہے ہیں۔ لیکن دلچسپی پیدا کرنے میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کر سکے۔ ایسی دلچسپیاں نہایت ضروری ہیں۔

اساتذہ کا تجربہ اپنی جگہ۔ چونکہ میرا اپنا تعلق یونیورسٹی سے ہے۔ جہاں پر دونوں طرح سے تعلیم دی جا رہی ہے۔ پرانے اساتذہ پرانے طریقے ساتھ لے کر چلے آرہے ہیں اور اس کے برعکس نئے اساتذہ نئی سہولتوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔ پرانے اساتذہ نے جب بھی نئے طریقوں کو اپنایا تو مفید ثابت ہوئے۔ میں بہتر موازنہ پیش کر سکتا ہوں۔ تجربہ اپنی جگہ بلکہ میں تو کہوں گا کہ یہ چیز زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ اکثر و بیشتر دیکھنے میں یہ بات آتی ہے کہ بعض۔ بلکہ اکثر ادارے تجربہ کار استاد کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک تو یہ بھی درست نہیں۔ اس دور میں تقرری کا یہ معیار میرے نزدیک کوئی خوش آئند بات نہیں ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ تجربہ کار اور ناتجربہ کار کو ایک ہی صف میں رکھتے ہوئے کہا جائے کہ ایک لیکچر دو اور اپنی قابلیت کو ثابت کرو۔ تو بات بنتی ہے۔ انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے۔ لیکچر دلوانے کا مقصد بھی یہ ہو کہ وہ استاد کس حد تک طالب علموں کو اپنی طرف کھینچ سکا ہے۔ کیا وہ استاد اپنی تمام باتیں طالب علموں کے دلوں میں ڈال سکا ہے۔ استاد کی تقرری کا معیار اس کی Demonstration ہونی چاہئے۔ اس کا ایک بورڈ کے سامنے انٹرویو اس کی تقرری کا معیار ہو ہی نہیں سکتا۔ انٹرویو کی باتیں تو اس کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کی قابلیت کو ظاہر نہیں کر سکتیں۔ اصل چیز تو پڑھانے کا انداز ہے اور دلچسپی پیدا کرنے کے طریقے ہیں۔ اس طرح سے ایک ناتجربہ کار Graduate بھی ایک تجربہ کار استاد سے بہت بہتر ثابت ہو سکتا ہے۔ لہٰذا انٹرویو کو ثانوی حیثیت ملنی چاہئے۔ یہ تو صرف اس کی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ میں تجربہ کار اساتذہ کو Condemn نہیں کر رہا۔ وہ اپنے طریقے میں ردوبدل کے ساتھ اور زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ اپنے آپ کو ڈھال لے اور موجودہ رائج طریقوں کو اپنا لے تو بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس بات کی اب بہرحال کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ سالہا سال سے اپنے ہی تیار کردہ نوٹس دوہراتا رہے۔ اور اس بات کی زحمت ہی گوارا نہ کرے کہ اس میں روز بروز بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی اور علم کا ذکر ہو۔ سائنس کے اس دور میں روزانہ نیا علم نئے زاویوں سے ہمارے سامنے آرہا ہے۔ کالج کی سطح پر ان چیزوں کا ذکر طلباء کے لئے بہت ضروری ہیں کتابی علم کافی نہیں۔ یہ چیزیں صرف یونیورسٹی کے لئے نہیں ہیں۔ اس میں کیا حرج ہے اگر یونیورسٹی پہنچنے سے پہلے طلباء اور طالبات زیادہ علم سے مزین ہوں۔ اس سے طلباء کی بنیاد مزید مستحکم ہو سکتی ہے۔ اساتذہ کے لئے لائبریری کا استعمال انتہائی ضروری ہے۔ پیریڈ کے علاوہ میرے خیال میں استاد کا تمام وقت لائبریری میں ہی گزرنا چاہئے۔ سائنسی رسائل اور جرائد تو وہیں پر آتے ہیں۔ اور اگر نہیں آتے تو اساتذہ کی دلچسپی کے باعث انکا اجراء شروع ہو سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں میں ایک استاد کا ذکر کروں گا جنکے ساتھ مجھے ریسرچ کرنے کا موقع ملا اور ایک عرصہ میں انکے ساتھ ریسرچ کرتا رہا۔ اب بھی انہیں کے ساتھ ہوں۔ وہ خود تو اب یونیورسٹی کے وائس چانسلر بن گئے لیکن ہمیں بہت کچھ دے گئے۔ انہوں نے اپنا سارا وقت لائبریری میں گزارا۔ اور انکو یہ کہتے بھی سنا گیا کہ اگر میں لیبارٹری میں نہ ہوں تو مجھ سے لائبریری میں فلاں جگہ پر مل لیا کریں۔ یقیناً ایسے ہی لوگ مقام حاصل کرتے ہیں۔ انکا شمار اس وقت بڑے سائنس دانوں میں ہوتا ہے۔ ان کے اس شوق سے آپ لائبریری کے استعمال کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ لائبریری میں جرائد کا استعمال اپنے علم کو نئے زاویوں سے پیش کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

میرے خیال میں پاکستانی اور برطانوی طالب علموں میں بہت فرق ہے۔ انگلستان کی ایک یونیورسٹی میں مجھے تھوڑا عرصہ پڑھانے کا موقع ملا۔ اس لیے میں اس موضوع پر کسی حد تک بات کر سکتا ہوں۔ اس تجربہ کے دوران دیکھنے میں آیا کہ وہ تمام طلباء و طالبات اپنے کورس کی کتابوں سے ہٹ کر سائنسی رسائل اور جرائد سے استفادہ کرتے تھے اور پھر کلاس روم میں سوال و جواب کے وقت وہ تمام مسائل اپنے Subject سے تعلق رکھنے والے زیر بحث لاتے تھے۔ خوب تنقید ہوتی تھی اور بعض مسائل کا حل وہ خود پیش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اپنے امتحانی پرچوں میں سوالوں کے جواب نئی باتوں کو مدنظر رکھ کر دئے جاتے تھے۔ یہ بہت ہی خوش آئند بات تھی۔ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔ یہاں پر یونیورسٹی کی سطح پر بھی ایسا نہیں ہے۔ یہاں یونیورسٹی کی سطح پر پڑھانے کا موقع ملا جب پڑھانے کا موقع ملا تو دیکھنے میں یہ آیا کہ طالب علم صرف کورس کی کتابوں تک رہتے ہیں اور اس چیز کی کوشش ہی نہیں کرتے کہ اس دور میں بدلتے ہوئے سائنسی علم سے استفادہ کیا جائے۔ اگر ان کو نئی بات بتا دی جائے تو ٹھیک ورنہ وہ خود ایسا نہیں کرتے۔ بہت ہی کم ہونگے جو یہ استفادہ کرتے ہوں۔

یہاں کے طالب علموں کو میں یہ مشورہ دونگا کہ روز بروز نئے زاویوں سے پیش کئے جانے والے سائنسی علم سے آگاہ رہیں۔ لائبریریوں کا زیادہ استعمال کریں اور سائنسی جرائد پڑھیں۔

اس نئے علم کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے ذہن میں بھی ترقی کی راہیں متعین کریں اور ان کو منظر عام پر لائیں۔ میرے نزدیک یہ بھی انسانیت کی خدمت ہے۔

○○○

آپ کا خط ملا

مکرم میاں مظفر الحق ظفر صاحب ابن ایم بشیر الحق صاحب سابق نائب امیر ضلع قصور لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

امید ہے کہ آپ بفضل تعالیٰ بخیریت ہونگے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ نے آج کے الفضل مورخہ ۱۱ اکتوبر 1997ء بروز ہفتہ میں "روزنامہ پاکستان" اخبار کی خبر دی اس کے لئے بہت بہت شکریہ۔

آپ نے "روزنامہ پاکستان" کی خبر پر بناء رکھتے ہوئے جو آخری صفحہ پر خبروں کے کالم میں جو خبر دی ہے اس میں غلطی سے امیر راہ مولیٰ مذکورہ کا نام غلط چھپ گیا ہے۔ ان امیر راہ مولیٰ کا اصل نام "ایم۔ بشیر الحق" ہے نہ کہ "منیر الحق" روزنامہ پاکستان نے بھی نام غلط شائع کیا ہے جبکہ 10 اکتوبر ہی کے "روزنامہ خبریں" اخبار نے صحیح نام شائع کیا ہے۔ جسکی فوٹو سٹیٹ لف ہذا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ نام کی تصحیح فرما کر ممنون فرمائیں روداد واقعہ کچھ اس طرح

باقی صفحہ 7 پر

○

کوئی ہنر تو مری چشمِ اشکبار میں ہے
کہ آج بھی وہ کسی خواب کے خمار میں ہے

کسی بہار کا منظر ہے چشمِ ویراں میں
کسی گلاب کی خوشبو دلِ فگار میں ہے

عجب تقاضا ہے مجھ سے جدا نہ ہونے کا
کہ جیسے کون و مکاں میرے اختیار میں ہے

نشانِ راہ بھی ٹھہرے گا بارشوں کے بعد
ابھی یہ نقش کسی راہ کے غبار میں ہے

کمالِ ضبط کی ساعت کہیں گزر بھی جا
ستارۂ شبِ غم میرے انتظار میں ہے

اکرم محمود

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سعودی عرب میں تارکین وطن کے خلاف کارروائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کی دنیا میں ہر ملک اپنے بارڈرز کی حفاظت کے بارے میں بہت محتاط ہے۔ ماضی کا تصور ذہن میں لائیے۔ جب ایک ملک کی سرحد عبور کرکے دوسرے ملک میں چلے جانا کوئی غیر معمولی بات نہ ہوتی تھی۔ ایک ملک میں رہنے والے تلاش معاش میں دوسرے ملکوں میں بس جاتے تھے۔ اور کوئی تعرض نہ کرتا تھا۔ لیکن آج کسی ملک میں اگر دولت کی فراوانی ہو اور ذرائع معاش بہتر طور پر دستیاب ہوں تو غریب ملکوں کے افراد بڑی تعداد میں وہاں پہنچ جاتے ہیں ایسی صورت حال کو اس ملک کے رہنے والے پسند نہیں کرتے۔ اور اب حکومتیں اس بارہ میں زیادہ سخت سے سخت تر رویہ اختیار کرتی جارہی ہیں۔ جو ملک جتنا امیر ہوتا ہے اور جہاں رزق خداوندی کی فراوانی ہوتی ہے وہ غیر ملکیوں کی آمد اور اپنے ملک میں قیام کے بارے میں اتنا ہی کنجوس اور سخت دل ہوتا ہے۔ ہر آنے والا دن حکومتوں کے تارکین وطن کے بارے میں رویے کو سخت تر کرتا چلا جارہا ہے۔ خلیج کے تیل کی دولت سے مالا مال ممالک ہوں یا یورپ کے صنعتی ترقی کے حامل ممالک یہ سب غیر ملکی تارکین وطن کے حق میں برا سلوک کرنے میں مشہور ہیں۔

ان امیر ملکوں کی عام ضرورت یہ ہوتی ہے کہ ان کو افرادی قوت درکار ہوتی ہے۔ سستی لیبر چاہئے اور ایسے ماہر لوگ چاہئیں جو کم تنخواہوں میں زیادہ کام کرسکیں۔ اور غریب ملکوں کے لوگ اس پر تیار ہوتے ہیں کیونکہ ان کو جو کم معاوضہ بھی ملتا ہے وہ ان کے اپنے ملک کے مقابلے میں پھر بھی زیادہ ہوتا ہے۔

سعودی عرب سے خبر ملی ہے کہ وہاں پر 60 لاکھ غیر قانونی تارکین وطن کے خلاف کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں غیر ملکی کارکن ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں پر جمع ہوگئے ہیں۔ تاکہ غیر قانونی تارکین وطن کو دی گئی آخری تاریخ سے پہلے پہلے ملک چھوڑدیں ورنہ ان کو جیل جانا پڑے گا۔ ایک ائر لائن کے ایک ملازم نے کہا کہ لوگ پاگلوں کی طرح ٹکٹ حاصل کرنے کی کوشش کررہے ہیں کیونکہ ہوائی جہازوں میں جگہیں نہیں ہیں۔ ان غیر قانونی تارکین وطن میں سے بیشتر افریقہ اور ایشیا کے شہری ہیں۔ وہاں کہاں جاتا ہے کہ ہر سال دس لاکھ یا اس سے زائد افراد واپس نہیں جاتے۔

سعودی عرب سے تیرہ ہزار غیر قانونی تارکین وطن پاکستانی آئندہ چند دنوں میں پاکستان واپس پہنچ جائیں گے۔ بی بی سی کے مطابق ریاض میں سات ہزار اور جدہ میں چھ ہزار پاکستانیوں نے سفر کے کاغذات حاصل کرلئے ہیں۔ ایک سفارتی ترجمان نے بی بی سی کو بتایا کہ غیر قانونی تارکین وطن پاکستانیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ بھارتی حکام نے اپنے ملک کے 40 ہزار باشندوں کو بھی سفر کے کاغذات فراہم کردیئے ہیں۔

○○○

جاپان کے خلاف امریکی کارروائی

امریکہ اور جاپان آپس میں بڑے گہرے اتحادی ہیں۔ مشرق بعید میں جسے آج کل جنوب مشرقی ایشیا کہا جاتا ہے امریکی پالیسیوں کا بہت بڑا نگہبان جاپان ہے۔ لیکن اس کے باوجود تجارتی تنازعات اور ضرورتیں ایسی ہیں جو دو دوست ملکوں کے درمیان بھی دوریاں پیدا کردیتی ہیں۔

امریکہ اور جاپان کے درمیان بحری جہاز رانی کا قضیہ بڑھ گیا ہے۔ امریکہ کے بحری جہاز رانی کے فیڈرل کمیشن نے کہا ہے کہ جاپانی بحری جہازوں کو امریکی بندرگاہوں پر لنگر انداز نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اور جو جہاز پہلے سے کھڑے ہیں ان میں سے بعض کو ضبط کرلیا جائے گا۔ یہ فیصلہ تین جاپانی کمپنیوں پر اثر انداز ہوگا جنہوں نے پچھلے مہینے امریکہ کی طرف سے عائد ہونے والا جرمانہ ادا نہیں کیا ہے۔ اس کا تخمینہ 40 لاکھ ڈالر ہے۔ جرمانے کی وجہ یہ تھی کہ جاپانی حکومت نے اپنی بندرگاہوں کے وہ قاعدے اور ضابطے تبدیل نہیں کئے جن کے بارے میں امریکیوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ غیر ملکی جہازوں کا وقت ضائع کرتے ہیں۔ اور ان پر مالی بوجھ پڑتا ہے۔ جاپان نے اس کارروائی کی مذمت کی ہے۔

○○○

اسرائیل کی "مہربانی"

اسرائیل بالآخر 57 ملین ڈالر کی وہ رقم فلسطین کو دینے پر رضامند ہوگیا ہے جو اس نے پہلے روک رکھی تھی۔ ٹیکس کی آمدنی سے ایک حصہ فلسطینی خود مختار اتھارٹی کو دینے کا تعین پہلے سے کیا جاچکا تھا۔ لیکن اسرائیل کی حکومت اس کو ادا کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہی تھی۔ اب اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے کہا ہے کہ فلسطینی اتھارٹی نے دہشت گردی کے خلاف مثبت اقدامات کئے ہیں اس لئے اس کو یہ رقم ادا کی جارہی ہے۔

○○○

طالبان پر مخالف فوجوں کا حملہ

شمالی افغانستان میں مخالف فوجوں نے طالبان کے لشکریوں پر ایک زبردست جوابی حملہ شروع کردیا ہے۔ وائس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق طالبان نے مخالف جماعتوں کے مضبوط گڑھ پر قبضہ کرنے کے لئے جو لڑائیاں لڑی ہیں۔ ان میں انہیں بارہا پسپائی کا سامنا کرنا پڑا اور وہ سخت دباؤ میں ہیں۔ مخالف فوجوں نے تخار اور قندوز کی سرحدوں پر بانگی کے قصبے میں طالبان پر حملہ کیا ہے۔ گھمسان کی جنگ میں مخالف فوجیں راکٹوں اور بھارتی توپخانہ کا استعمال کررہی ہے۔ طالبان سے جنگی طیارے بمباری کررہے ہیں۔

یادرفتگان

بشیر احمد شاہد دارالصدر غربی ربوہ

اچھی مائیں

(محترمہ زینب بیگم صاحبہ)

میرے پیارے ابا جان جب 1922ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو آپ نے میری والدہ ماجدہ کو بتایا تو آپ نے بغیر کسی اعتراض اور شکوہ کے فوراً یہ سوال کیا کہ میری بیعت کا کیا کیا ہے اس پر مکرم ابا جان نے فرمایا کہ جیسے آپ کی خواہش ہو تو بتادیں میں کرنے کو تیار ہوں۔ چنانچہ والدہ مکرمہ کی خوشنودی کے پیش نظر مکرم ابا جان نے آپ کی بیعت بھی کروادی۔ اس طرح آپ نے بھی اپنے میاں کے ساتھ مل کر جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا اکٹھا ہی شرف کیا۔

میرے ننھیال والے چونکہ اپنے گاؤں موضع "ولیکے" ضلع سیالکوٹ میں گدی نشین تھے اور ہر سال میلہ وغیرہ لگوایا کرتے تھے۔ انہیں جب یہ معلوم ہوا کہ میری والدہ ماجدہ نے احمدیت قبول کرلی ہے تو انہوں نے سخت برا منایا۔ اور آپ سے قطع تعلقی کرلی۔ لیکن میری نیک فطرت والدہ اس کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمیشہ کے لئے ان سے علیحدہ ہوگئیں۔

خدا تعالیٰ نے میری والدہ ماجدہ میں بے شمار خوبیاں ودیعت کر رکھی تھیں۔ وہ بڑی دعاگو۔ نیک فطرت اور عبادات کی پابند تھیں۔ اور بڑی خیرات کرنے والی ہستی تھیں۔ میں نے اپنی زندگی میں جو سب سے بڑی خوبی ان میں دیکھی وہ یہ تھی کہ انہوں نے کبھی کسی کا برا نہ چاہا تھا۔ وہ خاص کر غریبوں سے تعلقات قائم کرکے بہت خوش ہوتیں۔ جن جن سے بھی تعلقات قائم کئے پھر زندگی بھر ان کا ساتھ دیا اور حتی المقدور ان کی مالی امداد (بعض اوقات کپڑوں کے جوڑوں سے بھی) کیا کرتی رہیں۔

شادی کے بعد قادیان میں رہائش پذیر ہوجانے پر جن غریب گھرانوں سے آپ نے تعلقات استوار کئے ان کا بھرم ہمیشہ قائم رکھا۔

1947ء کے بعد ہم لوگ پندرہ سال فیصل آباد مقیم رہے۔ اس دوران متعدد غیر از جماعت بیوہ اور غریب عورتوں سے میری والدہ ماجدہ کے تعلقات محض ان کے حسن سلوک اور نیکی کی وجہ سے قائم ہوگئے۔ اور وہ آپ کی گرویدہ ہوگئیں۔ کسی نے آپ کو "ماں" کا مقام دیا اور کسی نے "بہن اور بیٹی" کے رشتہ سے آپ سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ میری والدہ بھی ان سے اپنوں جیسا سلوک روا رکھتیں۔ اور ان کے ہر دکھ درد میں برابر کی شریک ہوتیں۔

1962ء میں پھر ہمارا مسکن تبدیل ہوکر جب ہم ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے تو ان غریب اور بیوہ عورتوں نے ہماری والدہ محترمہ کی اس عارضی جدائی پر اپنی اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ لیکن میری والدہ محترمہ نے ہر ایک کی دلجوئی کی۔ اور ان سے کہا کہ میں جب تک زندہ ہوں میرے دروازے آپ کے لئے کھلے ہیں۔ آپ کا جب بھی دل چاہے تو آپ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے میرے پاس ربوہ آسکتی ہیں۔ اور میری محبت میں کبھی کوئی فرق نہ آئے گا۔ چنانچہ آپ نے سچ مچ اسے آخری دم تک سچا کرکے دکھلادیا۔ لہٰذا جب بھی کسی کو کوئی ضرورت پیش آتی تو وہ فوراً ہمارے گھر ہماری والدہ ماجدہ سے ملنے ربوہ چلی آتیں۔ اور آتے ہی گلے مل کر اپنی اپنی محبت کا اظہار کرتیں۔ کوئی کہتی کہ میں اداس ہوگئی تھی اس لئے آپ سے ملنے کے لئے چلی آئی ہوں۔ کوئی کہتی۔ کہ میں نے خواب میں آپ کو دیکھا ہے تو بے اختیار آپ سے ملنے کو دل چاہا۔ کوئی اپنی حاجت بیان کرتی کہ میں نے بیٹی کی شادی کرنی ہے۔ میری کچھ امداد کریں۔ آخر یہی سوچا کہ آپ کے پاس جاتی ہوں۔ اس پر میری والدہ مکرمہ ہر ایک کی دلجوئی فرماتے ہوئے انہیں کچھ نہ کچھ دے کر بڑے پیار سے رخصت کرتیں اور وہ بھی خوش خوش واپس فیصل آباد اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں۔

کوئی دو تین دن ہمارے ہاں قیام کرتیں تو کوئی ہفتہ ہفتہ قیام کرکے واپس لوٹتیں۔ اور یہ سلسلہ تادم حیات والدہ محترمہ قائم رہا۔ جاتے ہوئے آپ انہیں آنے جانے کا کرایہ بھی ضرور دیتیں۔

پھر میری محسن اور شفیق والدہ ماجدہ کی وفات پر یہ سب لوگ اکٹھے ہوکر تعزیت کے لئے ہمارے پاس ربوہ آئے۔ اور سب نے اپنے اپنے خاص تعلق کا اظہار کرتے ہوئے انہیں بڑے احسن رنگ میں خراج تحسین پیش کیا۔ ان کی بلندی درجات اور مغفرت کی دعا کی۔

میری والدہ محترمہ خدا تعالیٰ کے فضل سے 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائیداد اور تمام حسابات ادا کردیئے تھے۔ وہ بفضل تعالیٰ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ آپ اپنی زندگی میں اکثر اس خواہش کا اظہار کرتی تھیں کہ خدا تعالیٰ مجھے کوئی محتاجی نہ دے اور میں چلتی پھرتی اس دنیا سے رخصت ہوجاؤں۔ خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ ان کی وہ خواہش کس طرح پوری ہوئی۔ یہ ناچیز اور میرے ابا جان۔ انہیں عشاء کی عبادت میں مصروف چھوڑ کر خود دونو بیت میں عبادت بجا لانے کے لئے بیت ناصر میں چلے گئے۔ ہم لوگ ابھی عبادت سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ ہمیں پیغام پہنچ گیا۔ کہ وہ "میری محسن والدہ" اچانک خون کی ایک قے آنے پر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئی ہیں۔ (ہم سب اللہ کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) وہ پیارا خدا تعالیٰ بڑی شان والا ہے وہ اپنے پیاروں کے ارمان بھی کیسے پورے کردیتا ہے۔

آخر میں یہ ناچیز اپنی پیاری اور محسن والدہ ماجدہ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ وہ انہیں لحہ لحہ اپنی رضا کی جنتوں میں بلند سے بلند تر مقام عطا کرتا چلا جائے۔ آمین

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب دار الفضل ربوہ جو کہ وکالت وقف نو میں رضاکارانہ خدمات بجالا رہے تھے۔ انہیں گذشتہ دنوں دمہ کا شدید حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(وکالت وقف نو)

ضرورت ڈی پی ای

(D.P.E.)

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں ڈی پی ای (D.P.E.) کی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ ایم اے فزیکل ایجوکیشن یا سینیئر ڈپلومہ ہولڈر اپنی درخواست بنام ناصر فاؤنڈیشن 30-اکتوبر 1997ء تک پہنچادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف Computational اینڈ مینیجمینٹ سائنسز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(۱) MBA (۲) M.Sc. (کمپیوٹر سائنس)

(۳) ایم کام

پہلے دو پروگرام کے لئے گریجوایٹ اور ایم کام میں داخلہ کے لئے بی کام ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ 250 روپے کے عوض نیشنل بینک یونیورسٹی برانچ سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم جمع جمع کروانے کی آخری تاریخ 16-نومبر 1997ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن

ربوہ کی طالبات کی نمایاں کامیابی

○ ضلعی سطح پر جھنگ میں منعقد ہونے والے سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات میں محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کی طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مقابلہ نعت۔ ھبتہ الوحید غنی بنت پروفیسر عبد الرشید غنی۔ دوسری پوزیشن

اردو مباحثہ۔ صدف عابد بنت چوہدری لئیق احمد عابد۔ پہلی پوزیشن

اردو مباحثہ۔ زینوبیہ حسین بنت امتیاز احمد حسین۔ دوسری پوزیشن

انگلش تقریری مقابلہ۔ فاطمہ خان بنت سیف الرحمان قیصرانی۔ پہلی پوزیشن

فی البدیہہ تقریر۔ صدف عابد بنت لئیق احمد عابد۔ پہلی پوزیشن

اقبالیات۔ صدف عابد بند لئیق احمد عابد۔ دوسری پوزیشن

بیت بازی۔ زینوبیہ حسین بنت امتیاز احمد حسین۔ تیسری پوزیشن

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ اعزازات مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(پرنسپل گرلز سیکشن)

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

منگل 21- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب
6-00 سپورٹس ٹیبل۔ ٹینس ربوہ بمقابلہ کراچی
7-00 اردو کلاس
8-00 نارویجین زبان سیکھئے
9-00 ہومیو پیتھک کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات۔ آنکھوں کی بیماریاں۔ مہمان۔ڈاکٹر نصیر احمد منصور۔ میزبان۔ڈاکٹر سلطان اے مبشر۔
3-30 سیرۃ حضرت مولوی حکیم عبد الخالق
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس بابرکت تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صدر روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

بقیہ صفحہ 5

ہے کہ

مکرم ایم۔ بشیر الحق سابق نائب امیر ضلع قصور پر مورخہ 26 جون 1997ء کو مقدمہ درج ہوا۔ پولیس تھانہ سٹی پتوکی نے FIR No 521077 میں مذکورہ شکایت کہ "ریلبازار پتوکی میں دو قادیانیوں (1) ایم۔ بشیر الحق اور (2) مبشر احمد جاوید نے اپنی جیولری کی دوکانوں پر کلمہ طیبہ لکھ کر لگایا ہوا ہے۔ اور اس طرح وہ اسلامی شعائر استعمال کرنے کے مجرم ہیں"۔ پر دفعہ 295 ب/الف کے تحت مقدمہ درج کیا۔ اور 26 جون کو ہی گرفتار کر لیا۔ اور انکو تین دن کے ریمانڈ کے بعد مورخہ 30 جون 1997ء کو جوڈیشنل پر ڈسٹرکٹ جیل قصور بھیج دیا گیا۔ جب مجسٹریٹ دفعہ 30 کے ہاں درخواست ضمانت دی گئی تو اس نے مورخہ 5 جولائی 1997ء کو ضمانتوں کا حکم نامہ تو جاری کر دیا لیکن مچلکوں پر دستخط نہ کئے۔ اسی دوران 7 جولائی 1997ء کو مدعی مقدمہ راجہ رستم ظہیر کی طرف سے ایڈیشنل سیشن جج پتوکی کو منسوخی ضمانت کی درخواست دی گئی۔ جس کو منظور کرتے ہوئے ایڈیشنل سیشن جج عبد الشکور چوہدری نے 11 جولائی 1997ء کو ان دو اسیران کی ضمانتیں منسوخ کر دیں۔ بعد ازاں جب ہائیکورٹ لاہور سے رجوع کیا گیا تو ہائیکورٹ کے جج راؤ اقبال احمد نے 8 اگست 1997ء کو درخواست ضمانت کو منسوخ کرتے ہوئے سیشن جج کا فیصلہ بحال رکھا۔ اس کے بعد سپریم کورٹ کو درخواست ضمانت فاضل ایڈوکیٹ مکرم مجیب الرحمان صاحب نے دی تو 9 ستمبر کو جسٹس سعید الزمان صدیقی نے عبوری ضمانت کی درخواست منظور کر لی اور مورخہ 10 ستمبر 1997ء کو ان دو اسیران کی رہائی ڈسٹرکٹ جیل قصور سے ممکن ہوئی۔ اور آخرکار 9 اکتوبر کو جسٹس میاں اجمل کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے تین رکنی بینچ نے اس عبوری ضمانت کی توثیق کر دی۔

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 20- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے عدالت عظمیٰ کے ججوں کی تقرری کا مسئلہ حل کرانے کے لئے صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری سے آئینی کردار ادا کرنے کی اپیل کر دی ہے۔ چیف جسٹس نے صدر مملکت کو خط میں لکھا ہے کہ حکومت نے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ججوں کی تقرری سے متعلق سفارشات پر عمل نہیں کیا۔

○ قانونی اور آئینی ماہرین کے مطابق اگر انتظامی اور عدالتی حکام سپریم کورٹ کے احکامات اور فیصلوں کی نافرمانی کریں تو آرٹیکل 204-(2) الف کے تحت توہین عدالت کے مرتکب قرار پا سکتے ہیں۔ اور انہیں سزا ہو سکتی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے عدالت عظمیٰ کے سات ججوں کی جانب سے فل کورٹ اجلاس بلانے کی ریکوزیشن مسترد کر دی ہے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ عدلیہ کا بہت احترام کرتے ہیں۔ مگر اصل کام وہ ہے جو ہم موٹروے کی صورت میں کر رہے ہیں۔ ملک کو اس وقت پلوں، سڑکوں، سکولوں اور ہسپتالوں اور کارخانوں کی ضرورت ہے قوم ترقی کے سفر میں بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ موٹروے 20 سال قبل بن جانا چاہئے تھا موٹروے منصوبے کو سبوتاژ کرنے سے قومی خزانہ کو 20- ارب کا نقصان ہوا ہے۔ یہ بات وزیر اعظم نے کلر کہار میں موٹروے کے معائنہ کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے بتایا ہے کہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے صدر مملکت کو جو خط لکھا تھا صدر نے اسی روز یہ (وزیر اعظم) کو بھجوا دیا تھا۔ ہم اس کا جواب صدر کو بھجوا دیں گے۔ ماڈل ٹاؤن میں کھلی کچہری کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعظم نے چیف جسٹس کی سفارشات کے حوالے سے کہا کہ ہمیں ججوں کی بڑی تعداد اور ان کے جذبات کو بھی ملحوظ رکھنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ادارے اور فرد کے فرق کو بھی ملحوظ رکھنا ہے۔ ججوں نے کہا ہے کہ انہیں بہت سے معاملات میں پوچھا نہیں جاتا۔ انہوں نے چیف جسٹس کے سیاسی بیانات کا بھی نوٹس لیا ہے۔ فل کورٹ اجلاس نہ بلانے کی وجوہات بھی بتانی چاہئے تھیں۔ اپنی توانائیوں کو لڑائی جھگڑوں میں صرف نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو تبدیلی کے لئے پہلے اگست کی تاریخ دے رہی تھیں اب دسمبر پر آ گئی ہیں۔

○ حکومت پاکستان نے سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو۔ ان کے شوہر آصف علی زرداری اور ان کی والدہ نصرت بھٹو کے سوئس بینکوں میں موجود رقوم کے غیر قانونی ہونے کے ثبوت حکومت سوئٹزر لینڈ کو پیش کر دیئے ہیں۔ سوئس بینکوں میں بے نظیر کے منجمد کئے جانے والے اکاؤنٹس کی تعداد 17 ہو گئی ہے سوئٹزر لینڈ حکومت کے مقرر کردہ پراسیکیوٹر نے بینکوں اور مالیاتی اداروں سے رقوم کے بارے میں پوچھ گچھ اور چھان بین کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جو چند ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا۔ بے نظیر بھٹو نے 1994ء سے 1996ء تک غلط گوشوارے جمع کرائے ہیں۔ احتساب سیل کے چیئرمین سینیٹر سیف الرحمان نے کہا ہے کہ ان تمام گوشواروں کو عدالت میں پیش کریں گے۔ میں ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل کرنے کی سفارش کروں گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کچھ عناصر ٹیکنو کریٹس کی حکومت بنانا چاہتے ہیں۔ شریف برادران نے تو سرکاری ملازمین کو برطرف کیا ہے لیکن ٹیکنو کریٹ حکومت آئے گی تو وہ جوانوں کو برطرف کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ میرے اور نواز شریف کے بغیر سویلین حکومت بنائی جائے لیکن اہم ایشوز پر ہم دونوں سے مشورہ کیا جائے۔ مجھے اور نواز شریف کو اسی ماہ نااہل قرار دینے کا منصوبہ تھا میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا تو اس لئے نواز شریف کو بھی توسیع مل گئی۔ غیر ملکی اکاؤنٹس ہونا جرم نہیں ہے۔ جرم چوری کا مال ہوتا ہے۔ پاکستان میں 8- ارب ڈالر کے فارن کرنسی کے اکاؤنٹس ہیں۔ مسلم لیگ کی حکومت انہیں ضبط کیوں نہیں کرتی۔

○ سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس اجمل میاں نے عدلیہ کی صورتحال سے متعلق کہا ہے کہ میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے ججوں کی سفارشات کے بارے میں نرم رویہ اختیار کرنے سے "معذرت" کر لی ہے۔ اور کہا ہے کہ پہلے سفارشات پر عمل کیا جائے پھر حکومتی موقف کا جائزہ لوں گا۔ احتساب سیل کے انچارج سینیٹر سیف الرحمان سمیت متعدد حکومتی شخصیات نے چیف جسٹس سے ملاقات کی ہے۔

○ فل کورٹ کا اجلاس بلانے کی ریکوزیشن دینے والے سپریم کورٹ کے چھ جج صاحبان نے سپریم کورٹ ریسٹ ہاؤس میں غیر رسمی اجلاس منعقد کر کے متعدد فیصلے کئے ریکوزیشن مسترد ہونے اور صدر کو خط لکھے جانے کے معاملے پر غور کیا گیا۔

○ عالمی بینک کے صدر نے لاہور میں کہا ہے کہ پاکستان کے دفاعی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ جبکہ اصل ضرورت سماجی شعبوں خاص کر تعلیم و صحت کے لئے زیادہ فنڈز فراہم کرنے کی ہے۔ حکومت کی اقتصادی پالیسیاں اچھی ہیں۔ ان پر پوری طرح عملدرآمد ہونا چاہئے۔

○ برطانوی اخبارات نے انکشاف کیا ہے کہ ملکہ الزبتھ بھارت کا دورہ مکمل کر کے مدراس سے لندن کے لئے روانہ ہوئیں تو ہوائی اڈے پر برطانوی وفد سے بدسلوکی کی گئی۔ جس کے خلاف نئی دہلی میں برطانوی ہائی کمیشن نے بھارتی حکام سے احتجاج کیا ہے۔

○ برطانیہ کے موقر اخبار سنڈے ٹائمز نے دعویٰ کیا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے برطانوی بینکوں میں کروڑوں روپے جمع ہیں۔ پاکستان نے بھٹو خاندان کے اثاثوں کے سراغ کے لئے پرائیویٹ فرم کا انتظام کر لیا ہے۔ احتساب سیل کی کوششوں سے برطانوی حکومت بھی رقوم منجمد کر دے گی۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے وزیر اعظم کے خلاف حکومتی معاملات میں بے ضابطگیوں کے الزام کے تحت دو درخواستوں پر از خود کارروائی کرتے ہوئے دو درخواست دہندگان کو بیان ریکارڈ کرانے کے لئے آئندہ ہفتے اپنے چیمبر میں طلب کر لیا ہے۔ ایک درخواست میں محمد نواز شریف پر گندم کی بے ضابطگیوں کا الزام ہے۔ اور دوسری درخواست میں قرضوں سے متعلق الزام ہے۔

○ انٹرپول نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ عالمی سطح پر مجرموں کے تبادلے کا معاہدہ کیا جائے۔ اس سے بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی اور منشیات کے کاروبار کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق اس سال دسمبر میں تہران میں ہونے والی اسلامی کانفرنس کی تنظیم سربراہ کانفرنس میں بھارت بھی مبصر کے طور پر شریک ہو گا۔ اور مسئلہ کشمیر بھی ایجنڈے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ حکومت ایران دسمبر میں ہونے والی کانفرنس میں صرف فلسطین پر بحث کرنا چاہتا ہے۔

○ کشمیری مجاہدین کی پے در پے یلغار سے عاجز آ کر مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے بھارت سے مزید فوج بھیجنے کی درخواست کی ہے۔ وزیر اعظم گجرال انتہائی سخت انتظامات میں دورے پر آئے تو پورے مقبوضہ کشمیر میں احتجاجی ہڑتال کی گئی۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان سید سجاد علی شاہ کے احکام پر فل کورٹ اجلاس کی ریکوریشن پر دستخط کرنے والے آٹھ ججوں میں سے چھ ججوں کے لاہور اور کراچی سرکٹ بنچوں میں تبادلوں کا معاملہ ملک بھر کے سیاسی آئینی اور قانونی حلقوں میں زیر بحث رہا آئینی اور قانونی ماہرین کے مطابق ملکی تاریخ میں ایسا پہلی بار ہوا ہے۔

○ نیشنل بینک آف پاکستان نے ڈاؤن سائزنگ کے لئے آٹھ ہزار ملازمین کو گولڈن ہینڈ شیک دینے کا ٹارگٹ مقرر کیا ہے۔ رضاکارانہ طور پر ٹارگٹ پورا نہ ہوا تو ملازمین کو زبردستی ریٹائر کر دیا جائے گا۔ درخواستیں دینے کی آخری تاریخ 25- اکتوبر کر دی گئی ہے۔

○ انڈونیشیا میں قحط سے سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق صرف ایک علاقے میں 493- افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

○ چین میں مختلف جرائم میں ملوث سینکڑوں غیر ملکیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7582408

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ ربوہ
اقصیٰ روڈ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 6-A گیلری 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد
موبائیل: 0300-661524

فروخت و تبادلہ پلاٹس
سرگودہا شہر کے رہائشی و کمرشل پلاٹس کی فروخت جاری ہے۔ نیز متبادل راولپنڈی اسلام آباد و ربوہ کی سکنی۔ کمرشل اور زرعی زمین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب رابطہ کریں۔
سرگودہا: فخر اسٹیٹ ایجنسی۔ فخر احمد
موبائل 0341-7750609 / 212464
راولپنڈی اسلام آباد: لیڈرز۔ محمد احمد خان
Res: 593883 OFF: 552388
ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
OFF: 213115